ڈاونز سنڈروم کی پیدائش سے قبل تشخیص

ڈاونز سنڈروم ایک پیدائشی بیماری کا نام ہے جس میں بچہ ذہنی اور جسمانی طور پر معزور رہتا ہے۔ ایسے بچے کی پیدائش اُن والدین کے ہاں ہوسکتی ہے جن کے ہاں پہلے ہی ڈاونز سنڈروم کا بچہ موجود ہو یا جن کی عمر 35 سال سے زیادہ ہو۔ اس کے علاوہ حمل کے دوران کیئے گئے خون کے کچھ مخصوص ٹیسٹ یا الٹرا ساونڈ کے ذریئے بھی پیدا ہونے والے بچے میں ڈاونز سنڈروم کی موجودگی کے بارے میں شک ہوسکتا ہے۔ مندرجہ بالا صورتوں میں ضروری ہوتا ہے کہ پیدا ہونے والے بچے میں ڈاونز سنڈروم کی موجودگی یا غیر موجودگی کا یقینی طور پر پتہ لگایا جائے۔

ڈاونز سنڈروم کے بچوں کی پیدائش کو روکنے کیلیئے حمل کے دوران ٹیسٹ کر کے یہ پتہ لگایا جاسکتا ہے کہ آئندہ پیدا ہونے والا بچہ ڈاونز سنڈروم میں تو مبتلا نہیں۔ اگر ٹیسٹ کے بعد یہ ثابت ہو جائے کہ بچہ ڈاونز سنڈروم کا مریض ہوگا تو والدین اس بات کا انتخاب کر سکتے ہیں کہ وہ یا تو ایسے مریض بچے کو پیدا ہونے کے بعد عمر بھر اسکا علاج کروائیں یا پھر اس حمل کو طبی طریقے سے ضائع کروادیں۔ اس ضمن میں یہ بتانا اہم ہے کہ تمام علماءِ دین اس بات پہ متفق ہیں کہ ڈاونز سنڈروم جیسی شدید بیماریوں کے باعث حمل کو 17 ہفتے سے قبل ضائع کروانا شرعاً جائز ہے۔ یہ ٹیسٹ حمل کے دس ہفتے (تقریباً تین ماہ) کے بعد کسی بھی وقت کروایا جاسکتا ہے۔ حمل کو ضائع کرنے کے بارے میں علماء کے فتویٰ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ٹیسٹ 17 ہفتے (تقریباً چار ماہ) سے قبل ہی کروالیا جائے۔ ٹیسٹ کیلیئے حاملہ خاتون اور اس کے شوہر کا آنا ضروری ہے۔ اگر کسی وجہ سے شوہر بذاتِ خود نہیں آسکتا تو اس کے خون کا سامپل بھی بھجوایا جاسکتا ہے۔

ٹیسٹ کیلیئے الٹرا ساؤنڈ اور ایک انجکشن کے ذریعے پیٹ کی جلد کے راستے پیدا ہونے والے بچے کا سامپل لیا جاتا ہے۔ ٹیسٹ سے قبل جلد کو سن کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے تکلیف نہیں ہوتی۔ یہ ٹیسٹ تقریباً دس سے پندرہ منٹ میں مکمل ہو جاتا ہے اور ٹیسٹ کے بعد مریض با آسانی اپنے گھر جاسکتا ہے۔ تاہم ٹیسٹ کے بعد اس بات کی احتیاط کرنی چاہیے کہ دو تین دن تک کوئی مشقت والا کام نہ کیا جائے۔ بہتر ہوتا ہے کہ ٹیسٹ کے بعد مریض سفر بھی نہ کریں۔ اکثر مریض دور دراز علاقوں سے آتے ہیں اور انہیں ٹیسٹ کے بعد واپس جانے کیلیئے سفر بھی کرنا ہوتا ہے۔ یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ مجبوری کی حالت میں ٹیسٹ کے بعد آرام دہ طریقے سے سفر کیا جاسکتا ہے۔

ٹیسٹ کے دروان تکلیف کے بارے میں دو چیزیں جاننا اہم ہیں۔ اول یہ کہ ٹیسٹ جلد کو اچھی طرح سن کرنے کے بعد کیا جاتا ہے اور اس سے تکلیف ہونے کا امکان بہت کم رہ جاتا ہے۔ دوئم یہ کہ ڈاونز سنڈروم کے بچوں کے والدین اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس بیماری کی وجہ سے ان کا بچہ اور وہ خود بھی شدید تکلیف سے گزر رہے ہوتے ہیں۔ اگر وہ مزید تکلیف سے بچنا چاہتے ہیں تو اس ٹیسٹ کی معمولی تکلیف کو برداشت کرنا بعد میں آنے والی عمر بھر کی تکلیف سے بہتر ہے۔

ڈاونز سنڈروم کا پیدائش سے قبل ٹیسٹ ایک پیچیدہ ڈی این اے (DNA) ٹیسٹ کے ذریعے کیا جاتا ہے اور اس کا نتیجہ تقریباً ایک ہفتے میں تیار ہوتا ہے۔ یہ نتیجہ آپ کو بذریعہ ڈاک یا ای میل بھی ارسال کیا جاسکتا ہے۔ ٹیسٹ میں غلطی کے امکان کے بارے میں اکثر لوگ جاننا چاہتے ہیں۔ ہمارے اب تک کیے گئے ٹیسٹوں کے تجربے نے یہ بات ثابت کی ہے کہ اس ٹیسٹ میں غلطی کا امکان تقریباً 0.5% ہوتا ہے۔ یعنی 200 افراد کے ٹیسٹ میں تقریباً ایک غلطی ہوسکتی ہے۔

اگر آپ کو اس ٹیسٹ کے بارے میں مزید معلومات درکار ہیں یا آپ یہ ٹیسٹ کروانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

جینیٹکس ریسورس سنٹر (GRC)

رافع مال، پشاور روڈ، ویسٹریج راولپنڈی   فون: 5167312-51-92+

web: www.grcpk.com   email: info@grcpk.com